بین الاقوامی سنی کانفرنس ملتان کے موقع پر

جانشین امیر ملت مہر الملت الحافظ

پیر سید منور حسین شاہ جماعتی

آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف (نارووال)

کا

خصوصی خطاب

شائع کردہ

امیر ملت فاونڈیشن قادری منزل دربار مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر۔ 7118706-7115989

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدللّٰہِ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہ ونوء منُ بِہ وَنتوکّلُ عَلیہ .ونعوذباللّٰہِ من شرورانفُسنا ومن سیّات اَعمَالِنا .من یَھدہ اللّٰہ فَلاَمضل لَہ وَمن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدانَ لاالٰہ اللہ وحدہ لا شرِیکَ لہ وَنشھدُان سیّد نا ومُو لانامُحمدً عبدہ ورسولہ.

☆ قابل عزت وتکریم قائدین جماعت اہلسنت

☆ حضرات مشائخ عظام وعلماء کرام

☆ سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت رکھنے والے سنی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خالق ارض وسماء مالک ہردوسرا بے شمار حمد وثناء کے لائق ہے کہ جس نے اپنی عنایت بے غایت سے انسان کو بحکم آیت کریمہ ولقد کرمنا نبی آدم خلعت اشرف المخلوقات سے سرفراز فرمایااور اپنے عشق ومحبت کی آتش معرفت 'اسرار وحقائق کی مقدس امانت اس کے سینے میں ودیعت فرماکرزمین میں اس کواپنا خلیفہ مقرر فرماکر تمام مخلوق کواس کا تابع فرمان بنایا ۔ فقیر اللہ رب العزت کی حمد بجالاتا ہے کہ جس نے مجھے یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ میں امت محمدیہ "علی صاحبھا الف الف سلام والتحیہ" کی مقدور بھر خدمت کرکے اپنی عاقبت سنوار سکوں۔ کروڑوں درود اس پیکر جود اور اس نور مسعود پر کہ جس کا اسوۂ حسنہ ہمیں یہ ہدایت کرتا ہے کہ ہم کسی حال میں بھی مفاد ملت کو فراموش نہ کریں۔

مہمانان گرامی! فقیر حضرات مشائخ عظام وصوفیاء کرام کاایک ادنیٰ خادم ہے اور اپنی موجودہ عمران حضرات کی خدمت کے لیے وقف کردی ہے اس خدمت کواپنے لیے باعث صد افتخار سمجھاہے اور جو کام کیاہے خالصتاً لوجہ اللہ کیا ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت محض خداوند کریم کی خوشنودی کے لیے کی ہے۔ کیونکہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

حضرات گرامی! آج سے پیشتر کئی دفعہ مخالفین و معاندین اسلام نے اسلام کو مٹانے کی کوششیں کیں بادشاہوں کو ہٹایا، سلطنتوں کو برباد کیا، کتب خانوں کو جلایا مگر خداوند عالم کے محبوب کا مقبول وبرگزیدہ مذہب ویسے کا ویسا ہی قائم رہا اور تاقیامت قائم رہے گا زمانہ گزشتہ میں بے شمار مصائب اہل اسلام پر آئے مگر جو خطرات موجودہ زمانے میں اسلام اور اہل اسلام پر ٹوٹ رہے ہیں وہ ناقابل بیان ہیں یہ ایک ایسی لمبی داستان ہے جس کے بیان کرنے کو بہت سا وقت چاہیے ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسری آموجود ہوتی ہے۔ ایک بلا ابھی سر سے ٹلی نہیں ہوتی کہ دوسری آ دباتی ہے۔ الغرض مسلمان فی زمانہ ہر طرح سے ہدف ناوک مصائب و آلام اور نشانہ تیر رنج و بلا بنے ہوئے ہیں۔ اس کی مثالیں کشمیر چیچنیا، فلسطین بوسنیا اور دیگر ممالک کی آپ کے سامنے ہیں آج امت مسلمہ ہر سطح پر اجتماعی طور پر قول و فعل کے زوال کا بالعموم شکار ہو چکی ہے ہمارے اعمال صحیح رخ سے ہٹ گئے ہیں اور ہماری نیتوں میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ ہمارے خیالات و نظریات منتشر ہو چکے ہیں ایک دوسرے کی نسبت ہمارے تصورات، حسد، بغض عناد اور تعصب کی نذر ہو کر رہ گئے ہیں اس سبب سے امت مسلمہ پر انفرادی سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک ایک ہمہ گیر انحطاط اور بھرپور زوال کی کیفیت طاری ہے۔ اور آج کا مسلمان جسے عالم انفس و آفاق اور کائنات پست و بالا میں حکمران کا درجہ حاصل تھا اور کائنات میں خلیفہ و نائب کی حیثیت حاصل تھی وہ اب دربدر ذلت و رسوائی کے ساتھ ٹھوکریں کھا رہا ہے اور عالم اسلام اپنے سامنے آج کوئی واضح منزل مقصود نہیں رکھتا قیادتیں مایوس نظر آتی ہیں عوام پریشان حال پھرتے ہیں اور ہر شخص علمی عملی فکری اور نظریاتی اعتبار سے یعنی ہر لحاظ سے پریشان حال، منتشر خیال، مایوس اور بے یقین دکھائی دیتا ہے آخر ہماری اس ذلت و نکبت کی کیا وجہ ہے؟ ہمارے ادبار و افلاس کا

کیا سبب ہے ؟ آخر اس مفلوک الحالی ' بے عزتی ' مصائب و آلام ' رنج وبلا کی کوئی وجہ تو ضرور ہو گی جب حضور ﷺ کا زمانہ تھا تو اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی۔ حضور کے بعد خلفائے راشدین ' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی مسلمان باقی اقوام کے مقابلے میں بہت کم تعداد میں تھے۔ پھر کیا وجہ تھی کہ انہوں نے جدھر کا رخ کیا فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے اور انہوں نے تمام عالم کو مسخر کر لیا۔ مملکتوں کو تہ وبالا کر ڈالا بڑے بڑے گردن کشوں کو مطیع و فرمان بردار بنا لیا۔ بڑے بڑے باجبروت بادشاہ مسلمانوں کے نام سے کانپتے تھے اور تمام عالم ان کے زیر فرمان تھا ایک وہ وقت تھا کہ اسلام کے سچے قلیل التعداد غلاموں اور متبعان رسول عربی ﷺ نے اپنی شجاعت وایمان تہور و مردانگی عالی ہمتی ' دریادلی ' فیاضی ' حریت اور مساوات کا تمام عالم میں سکہ بٹھا دیا تھا اور ایک آج کا وقت ہے کہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں ایک ارب سے زیادہ مسلمان موجود ہیں مگر باوجود اس کثیر تعداد کے وہ ادبار و فلاکت اور ذلت و نکبت میں پڑے ہوئے ہیں ان کی سلطنتیں غیر اقوام نے یکے بعد دیگرے برباد کر دی ہیں ان کے اموال واملاک کو تاراج کیا ' علم کی دولت ان سے چھین لی گئی ' ان کی عزت جاتی رہی تجارت ان کے ہاتھ سے نکل گئی اور وہ اقوام عالم میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں ان تمام خرابیوں ' بے عزتیوں اور ذلت و ادبار کی کچھ وجوہ تو ضرور ہیں ۔پاک اسلام ' مقدس اسلام اپنے اصولوں میں ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا۔ اس پر کاربند ہونے والے آج بھی ویسے ہی پرجوش صاحب ایمان ہو سکتے ہیں ' ان کے دلوں میں پھر ویسی ہی گرمی پیدا ہو سکتی ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں کے اعتقادات بھی صحیح ہیں کہ نہیں۔ نور ایمان و ایقان ہمارے دلوں میں موجود ہے کیا ہم میں وہ محبت رسول ﷺ اور اتباع سنت جو ہمیں " فاتبعونی " کے درجہ میں لا کر شان محبوبیت پر پہنچاتی ہے پائی جاتی ہے کہ نہیں ؟

اس لیے آیئے اس صحیح معیار پر اپنے اعتقادات ' اعمال ' محبت رسول ﷺ اور نور ایمان کو پرکھیں۔ اگر ہم میں وہی محبت ہو جو صحابہ کرام ' تابعین ' تبع تابعین ' مشائخ عظام یا صوفیائے

کرام میں پائی جاتی تھی تو ہم کو محبوبیت اور مومن کی شان جو تمام عالم سے اعلیٰ اور ارفع ہے نصیب ہو سکتی ہے اور اگر ہم میں نہ محبت رسول ﷺ ہو نہ اتباع سنت ہو نہ ایمان صحیح ہو نہ اعمال صالح ہوں نہ نسبت مشائخ حاصل ہو تو پھر شان محبوبیت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمارا آج کا یہ اجتماع ایک اعتبار سے تعلیمی، تربیتی، تبلیغی اور احتسابی ہے کہ ہم اس امر کا جائزہ لیں کہ ہم اپنے اعمال کی دنیا میں نیت کے اعتبار سے کس جگہ پر کھڑے ہیں اور اس کی اصلاح کا لائحہ عمل کیا ہے۔ تاکہ ہم اپنے احوال کو بدل کر اپنی کایا پلٹ سکیں اور یاد رکھئے جو لوگ اپنے احوال و حیات کو کو بدلنا نہیں چاہتے اور اپنے تاریک مقدر کو روشن نہیں کرنا چاہتے، جو اپنی زندگی کے جمود اور تعطل کو خود توڑنا نہیں چاہتے وہ بگاڑ کو ختم کر کے اصلاح کی راہ پر نجات کی راہ پر، تیز رفتاری کے ساتھ چلنے کے لیے خود عزم و ہمت کے ساتھ رواں دواں ہونا نہیں چاہتے ایسے لوگوں کی تقدیر اللہ رب العزت بدلا نہیں کرتے۔ اس لیے کہ اللہ رب العزت کا یہ قول فیصل ہے کہ

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیر وا ما با نفسھم

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

حضرات مشائخ عظام و علمائے کرام!

اسلام میں مشائخ و علماء کا درجہ بہت بلند ہے ان پر قوم کے مصائب آشکار ہوتے ہیں لہذا ان کا فرض ہوتا ہے کہ قوم کی مشکلات کا خاتمہ کرنے میں دوسروں سے بڑھ کر قربانی وایثار اور فکر و تدبر سے کام لیں۔ اگر وہ اس فرض سے غافل رہتے ہیں تو ان کا جبہ و عمامہ ان کے لیے روز قیامت پھانسی کا رسہ ثابت ہوگا۔ اگر وہ حکومت کے رعب و جلال سے ڈر کر حق کی حمایت نہیں کرتے، اگر کسی سچائی کو اس لیے بیان نہیں کرتے کہ ایسا کرنے سے حکمران ناراض ہو جائیں گے یا مریدین یا معتقدین روٹھ جائیں گے تو وہ اپنے نفس کو دھوکہ دے

رہے ہیں۔ سنی کانفرنس ملتان کو یادگار بناتے ہوئے آپس کی غلط فہمیوں کو دور کردیں اور ایک ایسے لائحہ عمل کی تلاش کی کوشش کریں جس سے امت مسلمہ انتشار و افتراق اور گرد کی فضا سے نکل کر عشق مصطفی ﷺ کی نسبت سے ایک وحدت کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے جس سے امت مسلمہ عناد، بغض اور تعصب کی ہواؤں سے نکل کر محبت نبوی ﷺ کی فضاؤں کے ماحول میں آسکے تاکہ اسے وحدت اور یکجہتی نصیب ہو اور مسلمان مل جل کر ایک جسم کی مانند ایک روح کی مانند ایک وحدت اور اکائی کی مانند شاہراہ حیات پر گامزن ہو سکیں۔ فروغ اسلام کے سلسلہ میں مشائخ عظام نے تاریخ کے ہر دور میں جو درخشندہ کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ اسلام کے کئی سنہری ابواب پر مشتمل ہے یہ مشائخ عظام کی تعلیمات عالیہ کا ہی ثمر ہے کہ ملک پاکستان کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر رکھی گئی۔ مشائخ عظام و علمائے کرام کی عظیم خدمات ایک ایسا دینی ورثہ ہیں جسے عوام الناس اور بالخصوص نوجوان نسل تک پہنچانے کی ذمہ داری انہی بزرگ ہستیوں پر عائد ہوتی ہے۔ یہ عظیم الشان سنی کانفرنس جن حالات میں ہو رہی ہے وہ پریشان کن ہیں مذہب کی زبوں حالی انتہائی افسوسناک ہے' عریانی' فحاشی 'لادینیت' بے حیائی اور فرقہ واریت کے مہلک جراثیم جو ہماری نسلوں کی رگوں میں خون بن کر دوڑ رہے ہیں ان کا تریاق صرف مشائخ و علماء کے اتحاد میں ہی مضمر ہے ان حالات میں مشائخ عظام کا خاموش بیٹھنا عوام کو مزید پریشان کر رہا ہے تاریخ اسلام اور سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کرنے پر یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ اشاعت و تبلیغ اسلام کا جس قدر کام ہوا ہے وہ سب اہل سنت والجماعت کے پاک اور مقبول بندگان خدا نے کیا ہے۔ جو کچھ ہوا ان کی سعی و ہمت اور انہی کے فیض و برکت سے ہوا جس طرف ان غلامان سرمدی نے رخ کیا فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے اور کیونکہ ایسا نہ ہوتا وہ اپنی خواہشات کو اتباع سنت و محبت رسول ﷺ میں فنا کر چکے تھے جو کام کرتے تھے خالصتاً لوجہ اللہ کرتے تھے نمود و نمائش' ریا و آلائش کا شائبہ تک ان کے کاموں میں نہیں ہوتا تھا مگر افسوس ہے کہ آج ان کا ایمان' ان کی سعی و

ہمت ان کا استقلال وارادہ ان کا عزم وجزم ہم میں باقی نہ رہا۔ جبکہ مومن کی شان تو یہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تہنو ولا تحزنو وانتم الا علون ان کنتم مومنین۔

ترجمہ۔ "سستی نہ کرو، غم نہ کھاؤ اور تم غالب ہو اگرچہ کہ تم ایمان والے ہو۔"

مومن کی بڑی شان ہے بڑا بلند پایہ ہے مومن کسی سے مغلوب نہیں ہوتا کسی سے ڈرتا نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لا تخف انک انت الاعلی۔ ترجمہ:۔ تو مت ڈر بے شک تو غالب ہے جب مومن کی یہ شان ہے کہ سب سے بلند سب سے اعلیٰ اور کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا تو پھر دیکھنا یہ ہوگا کہ ہماری موجودہ پست حالت کا سبب کیا ہے۔

اس عظیم الشان کانفرنس کا مقصد وحید یہ ہے کہ ہم باہم مل بیٹھ کر مسائل کا حل تلاش کریں۔ مسلم امہ کے مسائل کا حل کیا ہے۔ آج عالم اسلام پر جو کچھ گزر رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں آج کشمیر، بوسینا، چیچنیا فلسطین اور بھارت کے مسلمانوں پر کیوں قیامتیں ٹوٹ رہی ہیں، عالم اسلام آپس میں جنگ و جدل پر کمربستہ کیوں ہے۔ وہ کون سی طاقتیں ہیں جو مسلمانوں کو باہم لڑا کر اپنے مفادات کا تحفظ کر رہی ہیں وہ کون سے خفیہ ہاتھ ہیں جو عالم اسلام کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ وطن عزیز پاکستان کی بگڑتی ہوئی دینی، مذہبی، روحانی، اقتصادی، اخلاقی اور سیاسی صورت حال اس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے کہ جہاں قومی بقاء اور ملکی وجود خطرے میں ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ہماری قیادتیں باہم دست و گریباں ہیں تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ملک و ملت پر مشکل وقت آیا تو مشائخ عظام و علمائے کرام نے بڑھ کر حالات کو کاندھا دیا کیونکہ ملک پاکستان انہی مشائخ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ آج وہی پاکستان ساز و سامان کی فراوانی کے باوجود بے سروسامان دکھائی دیتا ہے۔ قیادتیں بے دماغ اور عوام بے سہارا ہیں۔ قدریں شکستہ اور

نظام فرسودہ اور کرپشن، بدامنی، بدعنوانی، گرانی، عریانی، فحاشی، لادینیت اور بے روزگاری نے عوام الناس کی زندگی کو اجیرن بنادیا ہے۔ شدید سے شدید تر ہونے والی سیاسی، مذہبی اور طبقاتی کشمکش، اقتصادی معاشی ناہمواریوں اور سماجی بے انصافیوں نے معاشرے کے اندر ایک بحرانی کیفیت پیدا کردی ہے۔ اخلاقی حس کی پژمردگی سے قابل احترام رشتے بھی درندوں اور بھیڑیوں کی زد میں آئے ہیں۔ سنی کانفرنس ملتان کے شرکاء کو علم ہوگا کہ پاکستان تو اس اعلیٰ نصب العین کی تشکیل جدید کے لیے معرض وجود میں آیا تھا جس کی تکمیل کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے حکمرانوں اور قومی لیڈروں کی نظروں سے پاکستان کے بنیادی محرکات اوجھل ہوتے گئے اور وہ فتنے سر اٹھانے لگے جن کے شر سے امت مسلمہ کو اپنے شان دار ماضی اور اپنے تابناک مستقبل سے دستبردار ہونا پڑا تھا اخوت کی اجتماعی زندگی سے رابطہ بہت کمزور پڑ گیا تھا اور اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہماری شامت اعمال ایک عذاب کی صورت میں نمودار ہو چکی ہے عذاب کی یہ کیفیت جس میں خاص و عام سبھی گھرے ہوئے ہیں اصل میں ہمارے اس چھوٹے سے طبقے کی پیدا کردہ ہے جو دینی حمیت اور قومی غیرت سے یکسر خالی ہے اور جس کی سب سے بڑی عبادت اپنے مفادات اور اپنی ذاتی خواہشات کی پرستش ہے عوام کا خون چوسنے والا یہ استحصالی ٹولہ اپنی طاقت ان بیرونی آقاؤں سے حاصل کرتا ہے جو پاکستان کو نظریاتی، اقتصادی اور فوجی اعتبار سے ایک طاقتور اسلامی ریاست کے بجائے ایک ایسا سیکولر ملک دیکھنا چاہتے ہیں جس کے ہاتھ میں بھیک مانگنے کا کشکول اور دامن میں مانگے تانگے کے افکار ہوں۔ عوام الناس اس اقتدار پرست گروہ سے نفرت بھی کرتے ہیں اور اس سے جلد نجات بھی چاہتے ہیں معاشرے میں ہزاروں خرابیوں

کے باوجود ان کا اصل جوہر ابھی تک فنا نہیں ہوا اور ان کے اندر مشکل سے مشکل حالات میں ثابت قدم رہنے اور بڑی سے بڑی آزمائش کا سامنا کرنے کی ایمانی قوت موجود ہے۔ مایوس صرف وہ لوگ ہیں جو اس بگاڑ کے سب سے بڑے ذمہ دار ہیں۔

امت استحکام و سالمیت پاکستان، آزادی کشمیر اور نفاذ اسلام جیسے مسائل بزرگان امت کے نقش قدم پر چل کر ہی حل کرائے جاسکتے ہیں ایسے حالات میں مشائخ عظام کا ملی، قومی اور مذہبی فریضہ ہے کہ گوشہ نشینی چھوڑ کر میدان عمل میں آئیں۔

وقت آں نیست کہ در حجرہ نشینی بیکار
نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

کاش سیاسی لیڈر، شہاب الدین غوری بن جائیں صوفی خواجہ غریب نواز کا رنگ اختیار کرلیں لیڈر عالم اور مشائخ تینوں مل کر توحید و رسالت کا علم بلند کرتے ہوئے نظام اسلام کا نفاذ کریں۔ میں نے عزم کرلیا ہے کہ عمر کے چند باقی ماندہ لمحات اس کار خیر کے لیے وقف کردوں اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کی بقاء اور نظام اسلام کے نفاذ کے لیے کام کروں۔

ہم تیری راہ میں مٹ جائیں گے سوچا ہے یہی
دردمندان محبت کا تقاضہ ہے یہی

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اگر مشائخ عظام، تحریک پاکستان میں حضرت قائداعظم اور مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیتے تو پاکستان ابھی تک معرض وجود میں نہ آتا۔ مشائخ کرام میں سب سے زیادہ حمایت اور گرم جوشی کا مظاہرہ سنوسئ ہند امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے کیا آپ تحریک خلافت کے دور سے ہی سرگرم عمل تھے۔ 1906ء سے مسلم لیگ کی سرپرستی فرماتے رہے اور بعد میں 1936ء میں

قائد اعظم نے لندن سے واپسی پر جب مسلم لیگ کی زمام اقتدار سنبھالی تو حضرت امیر ملت نے بھرپور گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام مریدین' معتقدین و خلفاء کو حکم دیا کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر تحریک آزادی کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دیں۔ مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کی فضا ساز گار بنانے کے لیے حضرت امیر ملت نے آل انڈیا بنارس سنی کانفرنس کا اہتمام کیا مشائخ عظام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور فتویٰ جاری کیا کہ جو مسلمان مسلم لیگ کو پاکستان کی حمایت میں ووٹ نہیں دے گا۔ اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں کوئی مسلمان اس کا جنازہ نہیں پڑھے گا اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے گا۔ مسلمانوں نے اس فتویٰ کو عملاً نافذ کیا اس تحریک میں مشائخ عظام علمائے کرام نے بھرپور کردار ادا کیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک پاکستان معرض وجود میں آیا۔

معزز قائدین اہلسنت ! عوام کی طاقت بہت بڑی طاقت ہے عوام کی قوت بے پناہ ہے اور یہ طاقت اور قوت مشائخ کے ہاتھ میں ہے عوام مشائخ عظام پر جان تک نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں پھر کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ اتنی بڑی طاقت اور قوت کے ہوتے ہوئے ہم بے بس ہیں' ہم اپنا صحیح کردار ادا نہیں کر سکتے۔ کیا عوام نے تحریک پاکستان' تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں مشائخ کی آواز پر لبیک نہیں کہا۔ کیا عوام نے مشائخ کے حکم پر تن من دھن کی بازی نہیں لگائی اگر ایسا ہے تو پھر استحکام و سالمیت پاکستان ملک کی پاسبانی' مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ' تعلیمات نبوی ﷺ کے فروغ' اتحاد ملت دین حق کی سربلندی' معاشرے میں ہر سطح پر موجود سماجی' سیاسی' معاشی مذہبی اور روحانی خرابیوں کے خاتمے' اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے مشائخ عظام اور علمائے کرام کا متحد ہو کر میدان عمل میں آنا نہایت ضروری

ہے جب تک مشائخ عظام و علمائے کرام اپنے اختلافات' سے بلند ہو کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے کام نہیں کریں گے اور عشق رسول ﷺ کو بنیاد نہیں بنائیں گے۔ اس وقت تک عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے مسلمان اپنے فرقہ وارانہ اختلافات و نظریات شرک و بے حیائی کی یلغار کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ آج کے دور میں فرقہ واریت غیر اسلامی سیاست ہوس زر اور آخرت فراموشی نے ملت اسلامیہ کو زوال پذیر بنا دیا ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی ﷺ دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات نہ تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

☆☆☆☆☆☆☆

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

آج ہماری بے بسی اور بے کسی عروج پر ہے نہ ہماری مرکزی انجمن ہے اور نہ ہی کوئی تنظیم۔ آج پھر ضرورت ہے کہ مشائخ عظام و علمائے کرام متحد ہو کر ملک کے حالات پر غور و فکر کریں اور ملک کی ڈولتی کشتی کو سنبھالا دیں۔ میں توقع کرتا ہوں امیر ملت قبلہ عالم حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے دور کی تاریخی بنارس کانفرنس کے بعد آج بھی یہ عظیم کانفرنس ملت اسلامیہ کو ایک نئی زندگی عطا کرے گی یہ سنی کانفرنس ایک مرتبہ پھر عوام کو منزل کی جانب گامزن کرے گی۔

والحق احق ان یتبع۔ یعنی حق ہی پیروی کے زیادہ لائق ہے اور یرید اللہ ان یحق بکلماتہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات سے حق کو قائم کرے۔

برصغیر پاک و ہند کے اس خطے میں اسلام کا حیات پرور پیغام اولیاء کرام ہی کے ذریعے پھیلا۔ سید ہجویری رحمتہ اللہ علیہ ہوں کہ غریب نواز چشتی رحمتہ اللہ علیہ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کہ محی الدین جیلانی قدس سرہ سبھی کی دعوت توحید و رسالت کی دعوت، سبھی کا پیغام عدل و محبت کا پیغام، سبھی کی پکار امن و سلامتی اور سبھی کا راستہ نیکی، تقویٰ اور فلاح انسانیت کا راستہ تھا۔ ان نفوس قدسیہ نے معاشرہ میں ہر طرف محبت و اخوت کے گلزار مہکائے۔ امن و سلامتی کی راہیں اجالیں اور ایثار و ہمدردی کے انمٹ نقوش چھوڑے۔ آج ان اولیاء کرام کے وارثوں اور جانشینوں کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے پھر اسی پیغام اخوت اسی دعوت حق اور اسی انداز محبت کو عام کرنے کی ذمہ داری۔ معاشرہ کو پھر انہی اعلیٰ اخلاقی اصولوں اور پاکیزہ روحانی اقدار سے آراستہ کرنے کی ذمہ داری۔ دنیا کو پھر اسلام کے پیغام ہدایت کی طرف بلانے کی ذمہ داری۔ ملکی اتحاد کے اس عظیم مقصد کے لیے مشائخ کرام کے اس اجتماع کو پہلا مرحلہ سمجھیں اور اس راہ پر آگے عملی قدم اس طرح بڑھائیں کہ اس اجتماع کے ذریعے ایک ایسی مجلس اعلیٰ Supreme Council تشکیل دے دیں جو تمام سلاسل طریقت کے مشائخ عظام کے لیے باہمی اتحاد و یک جہتی کی مضبوط بنیاد فراہم کر سکے اس تنظیم کا ایک ایسا متوازن ڈھانچہ استوار کیا جائے جس میں تقسیم کار کا ایک مربوط نظام سامنے آسکے اسطرح کہ ہر سال تنظیم کی صدارت اور دیگر ذمہ داریوں کے نئے دائرے وجود میں آئیں اور مختلف سلاسل طریقت کی نمائندگی کی صورت نکلتی رہے اتحاد و یکجہتی کے لیے تصوف کی روحانی تعلیمات بالخصوص تواضع

ایثار اور بے نفسی پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔

ہیئت تنظیمی کو مزید فعال اور موثر بنانے کے لیے اس میں علماء اہلسنت کو بھی شامل کیا جائے تاکہ تصوف اور عقائد اہلسنت کے خلاف برسرپیکار قوتوں کا موثر توڑ کیا جاسکے۔ مشائخ طریقت کی ایسی مجالس پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی قائم ہونی چاہیں اور تمام مجالس کے درمیان باہمی رابطہ ہم آہنگی اور اشتراک عمل کا موثر نظام ہونا چاہیے۔ باہم اخوت و یکجہتی کے فروغ کے لیے مشائخ عظام کے ایک دوسرے کے ممالک میں آنے جانے اور تبادلہ افکار کی موثر صورتیں پیدا کی جائیں۔

اٹھو عالم اسلام کے فرزندو! فرقہ وارانہ اور لسانی جغرافیائی تہوں میں بیٹھے ہوئے جوانو۔ اٹھو! وگرنہ تاحشر نہ اٹھ سکو گے۔ مصلحتوں اندیشوں خدشات کی زنجیروں کو توڑ کر نیل سے کاشغر تک حرم کی پاسبانی کا عملی مظاہرہ کرو۔ یہود و ہنود تمہارے کبھی دوست نہیں بن سکتے۔

آخر میں، میں جماعت اہلسنت کے قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بے مثال کانفرنس کا انعقاد کیا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مشائخ اور عوام اہلسنت آپ کی آواز پر لبیک آئیں گے۔ آگے بڑھیے صبح انقلاب آپ کا انتظار کررہی ہے مستقبل اہلسنت کا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان میں سنی انقلاب کو نہیں روک سکتی۔

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

سید منور حسین شاہ جماعتی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف

ضلع نارووال

سنی کانفرنس ملتان کے موقع پر مشائخ عظام کے

پیغامات

پیر سید نذر حسین شاہ جماعتی آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف

یہ ملک ہمارے بزرگوں نے بنایا تھا اس کے لیے امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے انتھک کوششیں کی تھیں۔ اب اس کو بچانے کے لیے ان کی فکر کے وارث ہی کردار ادا کریں گے میں بین الاقوامی سنی کانفرنس کے شرکاء سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اس نازک موقع پر آپ ایک اہم کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں سارا عالم اسلام آپکی طرف دیکھ رہا ہے کیونکہ اہلسنت ہی عظمت رسالت اور محبت اہل بیت وصحابہؓ کے صحیح امین ہیں اپنے آپ کو آنے والے وقت کے لیے تیار کریں۔

پیر سید خورشید حسین شاہ جماعتی

سنی کانفرنس ملتان کے پر مسرت موقع پر ہمیں اس عزم کا اعادہ کرنا چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ فروغ عشق رسول ﷺ کے لیے صرف کر دیں گے۔ اس وطن عزیز کو جہاں ہماری ضرورت پڑے گی ہم اس پر اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے۔ سنی کانفرنس اس عہد کی تجدید کا ایک اہم موقع ہے۔

پیر سید مظفر حسین شاہ جماعتی حیدری

جماعت اہلسنت پاکستان نے اس نازک موقعہ پر سنی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کر کے ایک بروقت اقدام کیا ہے۔ اس کانفرنس سے ملک میں نفاذ نظام مصطفے کے لئے راہ ہموار ہو گی۔ عوام اہلسنت کو نیا حوصلہ عطا ہو گا اور دینی حلقوں میں پائے جانے والے اضطراب کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت اہلسنت آئندہ بھی اس نوعیت کے انقلابی فیصلے کرتی رہے گی۔

پیر سید رضی العباس صاحب لندن (برطانیہ)

اس سنی کانفرنس کے انعقاد پر مجھے جو روحانی مسرت محسوس ہو رہی ہے اس کے اظہار کے لئے الفاظ کم پاتا ہوں۔ میں مشائخ عظام پیران والاشان اور قائدین جماعت اہل السنّت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا۔ میں توقع کرتا ہوں کہ یہ عظیم الشان کانفرنس ملت اسلامیہ کے تشخص کو بحال کرنے میں معاون ثابت ہو گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب ایسا لائحہ عمل وضع کیا جائے کہ جماعت اہلسنت مستقل بنیادوں پر کام کر سکے۔

پیر سید انصار الحسن شاہ صاحب چھالے شریف گجرات

آج ہمارا ملک ایک نازک دور سے گزر رہا ہے مایوسی کے بادلوں نے ہمارے ماحول کو لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس مایوس کن ماحول میں سنی کانفرنس کا انعقاد گرتے حوصلوں کو سہارا دے گا۔ میں یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اب اہلسنت ایک نئے جذبے کے ساتھ جانب منزل گامزن ہو جائیں گے۔

پیر سید مزمل حسین شاہ گجرات (برطانیہ)

جماعت اہلسنت کے قائدین کو اس بے مثال اجتماع کا انعقاد کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ سنی کانفرنس ملت اسلامیہ کو ایک نئی روح عطا کریگی اور ہم اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر لیں گے۔

پیر سید اعجاز حسین شاہ صاحب سرگودھا

یہ عظیم الشان سنی کانفرنس ایک ایسے موقع پر منعقد کی جا رہی ہے جب عالم اسلام مایوسی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں اپنے درخشاں ماضی کو بھلا چکا ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے امید کی نئی کرن پھوٹے گی جو عالم اسلام کو شرق سے غرب تک منور کر دے گی۔

امیر ملت فاؤنڈیشن پاکستان و برطانیہ کے اغراض و مقاصد

مجدد ملت سنوسی پاک و ہند ابو العرب حضرت امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں خدمت دین کے حوالے سے انمٹ نقوش ثبت کیے ہیں۔ دیگر خدمات کے ساتھ ساتھ تبلیغ و تحقیق کے مستقل اداروں کا قیام اور ان کی سرپرستی ہمیشہ ترجیحاً آپ کے پیش نظر رہی۔ آپ کی شخصیت کے انتساب سے بفضل اللہ تعالیٰ امیر ملت فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس کے شعبہ تحقیق و اشاعت کے تحت درج ذیل اقدامات فوری طور پر اٹھائے جا رہے ہیں۔

(1) ماہنامہ انوار الصوفیہ کی نشاۃ ثانیہ

ماہنامہ انوار الصوفیہ 1904ء میں حضرت امیر ملت کی سرپرستی میں جاری ہوا۔ اس مجلّے نے تحریک آزادی اور تبلیغ دین میں اہم کردار ادا کیا۔ اور تقریباً صدی پر محیط عرصہ میں اپنے وجود کو برقرار رکھا۔ انشاء اللہ العزیز معیاری متوازن اور علمی مضامین کے ساتھ جلد ہی منظر عام پر آجائے گا۔

(2) سہ ماہی مجلّہ امیرِ ملت لاہور

ماہنامہ امیر ملت گزشتہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ انوار الصوفیہ کے باقاعدہ ماہانہ اجراء کے بعد اسے سہ ماہی کر دیا جائیگا۔ اور اس کے ذریعے سے فاؤنڈیشن کے معاونین رفقاء اور ممبران کو تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر رکھا جائے گا۔

(3) طباعت و اشاعت کتب

اہم دینی موضوعات خاص طور پر تصوف پر اشاعت کتب کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ فاؤنڈیشن کے دفتر واقع دربار مارکیٹ لاہور کے ساتھ شوروم کا آغاز ہو چکا ہے جہاں ہر قسم کی دینی کتب دستیاب ہیں۔ کوشش کی جائے گی کہ بیرون ملک شائع ہونے والی اہم عربی کتب بھی ادارے میں دستیاب ہوں۔

(4) تحقیق تدوین اور تراجم کتب

انشاء اللہ العزیز اہم دینی موضوعات پر جدید تحقیق اسلاف کے نادر و نایاب مخطوطات کی تدوین و ترجمہ اور دیگر زبانوں میں شائع ہونیوالی کتب کے تراجم کا شعبہ بھی مربوط و منظم انداز میں قائم کیا جارہا ہے۔

(5) علماء و مشائخ اہلسنت کے کارناموں کو منظر عام پر لانا

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب اور ان کے معاصر مشائخ و علماء نے اہم علمی فکری تبلیغی کارنامے انجام دیئے۔ تحریک قیام پاکستان اور استحکام وبقائے پاکستان کے لئے ان تھک کام کیا۔ لیکن بڑے منظم اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان کے نام اور کام کو پس منظر میں دھکیلا گیا۔ انشاء اللہ اس شعبے پر بھی خصوصی توجہ مبذول کی جائے گی۔

(6) سیمینار مذاکرہ جات علمی نشستیں

اہل علم حضرات تک مختلف فورمز کے ذریعے سے اپنا پیغام پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے انشاء اللہ وقتاً فوقتاً سنجیدہ نوعیت کی علمی و ادبی نشستوں کے ذریعے اس کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

آپ سے درخواست ہے کہ۔۔۔۔۔

☆ ماہنامہ انوار الصوفیہ اور سہ ماہی امیر ملت کو باقاعدگی سے اپنی نگارشات سے نوازیں۔

☆ علمی و تحقیقی کاموں کی طباعت و اشاعت میں ہماری راہنمائی کریں۔ ایسی کتابیں یا مخطوطات جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آئے یا ایسی کتابیں جو مفید ہیں لیکن عرصہ سے نایاب ہیں ان کی نشاندہی فرمائیں۔ اگر آپ کے پاس ان کے نسخے موجود ہوں تو فاؤنڈیشن کو عنایت کریں۔ اسی طرح اگر آپ نے کوئی علمی کام کیا ہے لیکن اس کی طباعت نہیں ہوئی تو فاؤنڈیشن سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحقیقی کاوش کو حسن طباعت سے آراستہ کر کے منظر عام پر لائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی آسودگی سے نوازا ہے تو آپ فاؤنڈیشن کے مقاصد کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ہر ممکن سرپرستی فرما کر مشکور فرمائیں۔

امیر ملت فاؤنڈیشن کے اغراض ومقاصد

امیر ملت فاؤنڈیشن ایک کثیر المقاصد ادارہ ہے اس کی سرگرمیوں اور منصوبہ جات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

(۱) ماہنامہ انوار الصوفیہ کی نشاۃ جدیدہ

1901 میں حضرت امیر ملت کی سرپرستی میں جاری ہوا اب جدید اسلوب پر اس کی نشاۃ ثانیہ کا پروگرام ہے۔

(۲) سہ ماہی "امیر ملت"

ماہنامہ امیر ملت باقاعدگی سے جاری ہے۔انوار الصوفیہ کے اجراء کے بعد اس کو سہ ماہی کر دیا جائے گا۔

(۳) طباعت واشاعت کتب

تصوف اور دیگر اہم علمی موضوعات پر اشاعت کتب کا آغاز ہو چکا ہے۔

(۴) تحقیق وتدوین وتراجم کتب

اہم دینی موضوعات پر جدید تحقیق مخطوطات کی تدوین اور کتب کے ترجمہ کا شعبہ قائم کیا جا رہا ہے۔

(۵) علماء ومشائخ کے کارناموں کو منظر عام پر لانا

حضرت امیر ملت اور ان کے ہم عصر مشائخ کے اہم علمی، فکری تبلیغی کارناموں سے عوام کو آگاہ کرنے کی طرف اقدامات کیے جائیں گے۔

(۶) سیمینار علمی نشستیں

سنجیدہ موضوعات پر علمی اور ادبی سیمینار کروانے کا پروگرام بھی فاؤنڈیشن کے مقاصد میں شامل ہے۔

(۷) انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی

جس میں جدید وقدیم علوم کا حسین امتزاج ہو گا اور یہ چاروں صوبوں میں اس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(۸) امیر ملت سوسائٹی

عوام الناس اور یاران طریقت کی فلاح وبہبود کے لیے مختلف فلاحی اداروں کا قیام۔